جلد ۵۲/۱۷ | یکم نبوت ۱۳۴۲ھش ۱۳ جمادی الثانی یکم نومبر ۱۹۶۳ء | نمبر ۲۵۵

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جو شخص غیر اللہ سے سوال کرتا ہے وہ یاد رکھے کہ وہ بڑا ہی بدقسمت اور محروم ہے

غیر اللہ سے سوال کرنے سے بچنے کیلئے نماز کا التزام اور پابندی بڑی ضروری ہے

"جو شخص اللہ تعالےٰ کے سوا غیر اللہ سے سوال کرتا ہے اور اُدھر بھی جھکتا ہے وہ یاد رکھے کہ بڑا ہی بدقسمت اور محروم ہے کہ اس پر وہ وقت آجانے والا ہے کہ وہ زبانی اور نمائشی طور پر بھی اللہ تعالےٰ کی طرف نہ جھک سکے۔ ترکِ نماز کی عادت اور کسل کی ایک وجہ یہ بھی ہے کیونکہ جب انسان غیر اللہ کی طرف جھکتا ہے تو روح اور دل کی طاقتیں اس درخت کی طرح جس کی شاخیں ابتداءً ایک طرف کر دی جاویں اور اس طرف جھک کر پرورش پا لیں اُدھر ہی جھکتا ہے اور خدا تعالےٰ کی طرف سے ایک سختی اور تشدد اس کے دل میں پیدا ہو کر اسے منجمد اور پتھر بنا دیتا ہے۔ جیسے وہ شاخیں۔ پھر دوسری طرف مُڑ نہیں سکتیں اسی طرح پر دل اور روح دن بدن خدا تعالےٰ سے دُور ہوتی جاتی ہے۔ پس یہ بڑی خطرناک اور دل کو کپکپا دینے والی بات ہے کہ انسان اللہ تعالےٰ کو چھوڑ کر دوسرے سے سوال کرے۔ اسی لئے نماز کا التزام اور پابندی بڑی ضروری چیز ہے تاکہ اولاً وہ ایک عادتِ راسخہ کی طرح قائم ہو اور رجوع الی اللہ کا خیال ہو پھر رفتہ رفتہ وہ وقت خود آجاتا ہے۔ جبکہ انقطاع کلی کی حالت میں انسان ایک نور اور ایک لذّت کا وارث ہو جاتا ہے۔" (الحکم ۱۲ اپریل ۱۸۹۶ء)

الفرقان کا درویشانِ قادیان نمبر

حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ پاکستان

مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری ہمارے شکریہ کے مستحق ہیں کہ انہوں نے رسالہ الفرقان کا درویشان قادیان نمبر شائع فرمایا ہے۔ رسالہ کے سرسری مطالعہ سے میں نے اسے بے حد دلچسپ اور مفید پایا ہے قادیان سے ہمارا تعلق دائمی اور ابدی ہے اس لئے احمدیت اور مقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے بارہ میں بار بار تذکرہ و یاد داشت ہم سب احمدیوں کے لئے باعثِ ازدیادِ ایمان ہے۔ نہ صرف یہ خاص نمبر ہی اس قابل ہے کہ ہر احمدی اسے خریدے اور اپنے پاس بطور یادگار رکھے بلکہ رسالہ الفرقان مستقل افادیت کا حامل ہے۔ دوستوں کو اس سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانا چاہیئے۔

خاکسار: مرزا ناصر احمد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۳۱ اکتوبر بوقت ۸ بجے صبح

کل بھی حضور کو دو تین بار اسہال کی تکلیف ہوئی اور ضعف بھی رہا۔ رات نیند آگئی۔ اس وقت طبیعت بہتر ہے۔

احباب جماعت تضرع اور درد کے ساتھ بالالتزام دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے

آمین

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۳۱ اکتوبر۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت تاحال پہلے جیسی ہی ہے۔ احباب جماعت توجہ اور التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالےٰ حضرت سیدہ موصوفہ کو اپنے فضل سے شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

مکرم مولوی بشیر احمد صاحب شمس ربوہ واپس تشریف لے آئے

ربوہ ۳۱ اکتوبر۔ مکرم مولوی بشیر احمد صاحب شمس نائیجیریا (مغربی افریقہ) میں تین سال تک فریضہ تبلیغ ادا کرنے کے بعد مورخہ ۲۸ اکتوبر ۱۹۶۳ء کی شام کو چناب ایکسپریس سے ربوہ واپس تشریف لے آئے ہیں۔ (باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے نویں سالانہ اجتماع کا افتتاح

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے نویں سالانہ اجتماع کا افتتاح یکم نومبر ۱۹۶۳ء کو بروز جمعہ تین بجے بعد نماز جمعہ و عصر دفتر انصار اللہ مرکزیہ میں ہوگا۔ انشاء اللہ

احباب وقت مقررہ کا خیال رکھیں اور زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہو کر مستفیض ہوں۔ خاکسار محبوب عالم خالد قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ یکم نومبر ۶۳ء

فساد فی الارض کی حمایت

(قسط نمبر ۲)

"المنبر" ۵۔اکتوبر ۱۹۶۳ء میں مدیر المنبر نے ایک ادارتی نوٹ بعنوان "قادیانیوں کی تبلیغ" شائع کیا ہے۔ اس نوٹ میں موصوف نے اس "فساد فی الارض" کی تائید کی ہے جو بہاولپور کے مفسدین نے جماعت احمدیہ کی کنونشن کو ختم کرنے کے لئے برپا کیا تھا اور حکومت کو مجبوراً دفعہ ۱۴۴ لگانے کی ضرورت محسوس ہوئی تھی۔

حیرانی ہے کہ یہ لوگ "جماعت احمدیہ" کے خلاف فتنہ و فساد برپا کرنے کے لئے عجیب و غریب دلائل سے کام لیتے ہیں جو نہ صرف جمہوری ذہنیت کی توہین ہے بلکہ اسلامی اخلاق کے بھی منافی ہے۔

پاکستان کے آئین میں مذہب و عقیدہ میں آزادی ضمیر کو خاص اہمیت حاصل ہے لیکن یہ لوگ جہاں یہ آئین ان کی اپنی ضروریات کے لئے ضروری سمجھا جاتا ہے وہاں وہ احمدیوں کے لئے بالکل خاموش ہو جاتا ہے۔

مدیر المنبر نے جو لاجواب دلائل اس فساد فی الارض کی حمایت میں پیش کئے ہیں اس کا تھوڑا سا بیان ان کی ذیل کی عبارت سے ظاہر ہوتا ہے۔ آپ ایک محکم دلیل یہ بیان کرتے ہیں:۔

"یہ سب کچھ کیوں ہوا؟ —— اس سوال کا صرف ایک ہی جواب ہے کہ ان احکام نے "قادیانی اور مسلمان" کا جو مسئلہ اس ملک میں پیدا ہو چکا ہے اسے سمجھنے کی کوشش نہیں کی درانحالیکہ ماضی میں اسی بہاولپور میں ہی یہ مسئلہ اپنی تمام تر تفصیلات سمیت زیر بحث آ کر فیصلہ کن صورت اختیار کر چکا ہے اور ایک عدالت مجازامت مسلمہ اور امت قادیانیہ کے مسلمہ نمائندوں کی طویل ترین شہادتوں اور تفصیلی مباحث کے بعد یہ فیصلہ صادر کر چکی ہے کہ قادیانی مسلمانوں سے الگ امت ہیں ان دونوں کے مابین دینی رشتہ کلیتہً منقطع ہو چکا ہے، نہ قادیانی مسلمانوں کے ہاں نکاح کر سکتے ہیں نہ مسلمان قادیانی عورت سے رشتہ ازدواج استوار کر سکتا ہے اور نہ ہی دونوں ایک دوسرے کے وارث ہو سکتے ہیں۔

حکام پر واضح رہنا چاہیئے کہ قادیانی اور مسلمان قطعی طور پر دو الگ امتیں ہیں، مسلمان بحیثیت امت، قادیانیوں کی تبلیغ کو دعوت ارتداد یقین کرتے ہیں اور یہ چیز کسی بھی قیمت پر برداشت نہیں کی جا سکتی کہ مسلمانوں کے شہروں میں کھلم کھلا اور کانفرنسوں کی صورت میں ارتداد کی دعوت دی جائے۔"

(المنبر $\frac{10}{63}$ ۵ صـ۳)

اگرچہ مدیر المنبر نے جو کچھ اس عبارت میں کہا ہے وہ اصولی لحاظ سے سراسر غلط ہے۔ احمدی غیر احمدی مسلمانوں کو ہرگز امت محمدیہ سے خارج نہیں سمجھتے اور نہ وہ نجات کا دارومدار اللہ تعالےٰ کی رضا کے سوا کسی اور چیز کو مانتے ہیں۔ تاہم مثال کے طور پر فرض کیجئے کہ جو کچھ مدیر المنبر نے کہا ہے وہ لفظ بلفظ صحیح ہے۔ کیا ہم آپ سے پوچھ سکتے ہیں کہ آپ کس آئین کی رو سے یا کس قرآنی ہدایت کی رو سے احمدیوں کا حق تبلیغ رد کرتے ہیں؟

پاکستان کا آئین تو یہ ہے کہ ہر کوئی اپنے عقیدہ کی تبلیغ کر سکتا ہے اور قرآن کریم کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ "صدوا" کا کام ہمیشہ مخالفین اسلام ہی کرتے رہے ہیں کسی نبی یا اس کے سچے پیروؤں نے ایسا نہیں کیا وہ ہمیشہ "لا اکراہ فی الدین" کے اصول پر عمل پیرا رہے ہیں۔ پھر خدا جانے مدیر المنبر کس آئین کے مطابق اپنے اور احمدی مسلمانوں کے اختلاف عقائد کی بناء پر قانون اپنے ہاتھ میں لینے سے فساد فی الارض برپا کرنے کی حمایت کرتے ہیں؟

ہم نے اوپر مختصراً اشارہ کر دیا ہے کہ احمدی غیر احمدی مسلمانوں کو کیا خیال کرتے ہیں مگر افسوس کہ احمدیوں کے خلاف یہ دلیل لاطائل پیش کرتے وقت مدیر المنبر نے یہ بھی نہیں سوچا کہ دیوبندیوں نے بریلویوں کے خلاف اور برعکس کیا کیا فتوے دئے ہوئے ہیں اور شیعہ سنی کا باہم کیا فرق ہے۔ وغیرہ۔ کیا ان فرقوں نے باہم "کافر مرتد اور واجب القتل" کے فتوے نہیں دئیے ہوئے۔

پھر یہ لوگ اتنا بھی نہیں سمجھتے کہ ایسی باتوں سے یہ لوگ اسلام کو دنیا میں بدنام کر رہے ہیں۔ اور فرقہ وارانہ سوال اٹھا کر عوام کو ایک دوسرے کے خلاف مشتعل کر کے اسلام کا نعوذ باللہ مضحکہ اڑاتے ہیں۔

پھر یہ لوگ اتنا بھی نہیں سوچتے کہ احمدیوں کے خلاف منافرت پھیلانے سے وہ ایک ایسی پٹاری کا ڈھکنا اٹھا رہے ہیں جس میں سانپ ہی سانپ بھرے ہیں۔ یہی وجہ آج آپ احمدیوں کے خلاف استعمال کرتے ہیں تو کل دیوبندیوں کے خلاف بھی استعمال ہوگا۔ اور شیعوں کے خلاف بھی۔

ہمیں اور بھی زیادہ افسوس شیعوں کے اخبار ہفت روزہ "رضاکار" پر ہے کہ اس نے المنبر کا یہ مضمون نقل کیا ہے۔ حالانکہ شیعہ خود سواد اعظم کے سخت شاکی ہیں۔

عقائد کا اختلاف ہمیشہ رہا ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ جو لوگ دوسروں کے عقائد کے خلاف اشتعال انگیز عبارتیں لکھ کر اور عقائد کو اپنے معنی پہنا کر۔ یہاں فساد فی الارض کی بنیاد استوار کرتے ہیں وہ دراصل ملک و قوم کے ساتھ دشمنی کرتے ہیں۔ آج جبکہ پاکستان ایک عظیم خطرہ سے دوچار ہے مسلمانوں کی صفوں میں انتشار پیدا کرنا غداری سے کسی طرح کم نہیں ہے۔ آج تو ایسا وقت ہے کہ غیروں کو بھی اپنا بنانے کی کوشش کرنی چاہیئے چہ جائیکہ توحید باری تعالےٰ اور محمد رسول اللہ کی رسالت کے فدائیوں میں تفرقہ ڈالنے کی کوشش کی جائے۔

بلا تبصرہ

رحیم یار خان میں دفعہ ۱۴۴ کی پابندی ختم ہوتے ہی جلسوں کا طوفان آ گیا۔ شہر کی کوئی مسجد اور کوئی محلہ ایسا نہیں ہوگا جہاں ایک دو جلسے نہ ہوئے ہوں اور اردگرد کے رہنے والوں کو رات کے ایک دو بجے تک لاؤڈ اسپیکر کے ذریعے زبردستی شب بیداری کا درس نہ دیا ہو۔

جب مسجدیں اور محلے ختم ہو گئے تو سڑکوں اور بازاروں کی باری آ گئی۔ اگر کوئی ٹوکنے کی جرأت کرے تو کافر اور جلسے کی غرض و غایت دریافت کرنے کی گستاخی کا مرتکب ہو تو گردن زدنی۔

ان جلسوں میں کیا ہوتا تھا؟ بقول مولانا حالی

بڑھے جس سے نفرت وہ تقریر کرنی
جگر جس سے شق ہوں وہ تحریر کرنی
گنہگار بندوں کی تحقیر کرنی
مسلمان بھائی کی تکفیر کرنی

یہ ہے عالموں کا ہمارے طریقہ
یہ ہے ہادیوں کا ہمارے سلیقہ
نہ سنی میں اور جعفری میں ہو الفت
نہ نعمانی و شافعی میں ہو ملت
وہابی سے صوفی کی کم ہو نہ نفرت
رہے اہل قبلہ میں جنگ ایسی باہم
کہ دین خدا پر ہنسے سارا عالم

ہماری اطلاع کے مطابق دو ماہ کے قلیل عرصہ میں جماعت اسلامی نے دو۔ جمعیت العلمائے اسلام نے آٹھ اور جمعیۃ العلمائے پاکستان نے پینتالیس کے قریب جلسے کئے ممکن ہے شیعہ حضرات نے بھی ایک دو جلسے کئے ہوں۔

جب ان جلسوں سے موافق اور مخالف عناصر کے جذبات میں تلخی پیدا ہونے لگی اور جلسوں میں مخالفانہ اور موافقانہ نعرے بازی تک نوبت آ گئی تو حکومت نے امن قائم رکھنے کی خاطر پھر دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی اور امن پسند شہریوں نے سکھ کا سانس لیا۔

نیکی کی تلقین اور برائی کی مخالفت ہر مسلمان کا عمومی اور عالم دین کا خصوصی فرض ہے۔ یہ فرض اگر دیانتداری اور خلوص نیت سے ادا کیا جائے تو ہمارے جمعہ کے اجتماعات ہی کافی ہیں۔

پھر نیکی کی تلقین کے لئے ارشاد ربانی اور طریقہ نبوی موجود ہے۔ تبلیغ اور ہدایت ایسے طریقے سے کی جائے جو ٹوٹے ہوئے دلوں کو جوڑ دے جس سے محبت اور الفت پیدا ہو نہ کہ نفرت اور عداوت کے شعلے بھڑکیں۔

فروعی اختلافات کو اہمیت دے کر سادہ لوح اور لاعلم مسلمانوں کے جذبات کو بھڑکانا۔ ان میں نفرت و عداوت کی خلیج حائل کر کے قوم کی سالمیت کو پارہ پارہ کرنا کوئی قومی خدمت نہیں بلکہ اسلام دشمنی ہے۔

اسلام کی خدمت کے وہ دعویدار جو مسلمانوں کو عقائد کی جنگ میں مبتلا کر رہے ہیں اس ارشاد ربانی کو غور سے پڑھیں:۔

"جب ان سے کہا جاتا ہے
کہ دنیا میں فتنہ و فساد
مت پھیلا تو وہ کہتے ہیں ہم
تو اصلاح کرنے والے ہیں
درحقیقت یہی لوگ مفسد ہیں
مگر انہیں اس کا شعور نہیں"

(ہفت روزہ پیامبر رحیم یار خان ۲۱۔اکتوبر ۶۳ء صـ۲)

قسط دوم

جلیل القدر محسن

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تذکرہ واقعات کی روشنی میں

مکرم سید فضل الرحمٰن صاحب فیضی آف منصوری

تبلیغی و تربیتی امور سے دلچسپی

تبلیغی اور تربیتی امور سے آپ گہری دلچسپی رکھتے تھے۔ ان دنوں یہ عاجز ناچیز منصوری جماعت میں سیکرٹری تبلیغ تھا۔ جماعت کے اکثر دوست تبلیغ میں اشاعت کتب سلسلہ اور تبلیغی پمفلٹ و اشتہارات کی تقسیم میں بڑی سرگرمی سے حصہ لیتے تھے۔ اور حضرت میاں صاحب دوستوں کی کارگزاریوں کی رپورٹ سنکر بہت خوش ہوتے۔ اور اپنے قیمتی مشوروں سے مستفید فرماتے رہتے۔ اکثر احمدی دوستوں کے ساتھ ان کے حلقہ کے غیر از جماعت احباب بھی آپ سے ملاقات کرنے آ جاتے ان میں امیر بھی ہوتے اور غریب بھی، اعلیٰ تعلیم یافتہ بھی اور کم علم بھی۔ موافق بھی اور مخالف بھی۔ مگر آپ ہر ایک کے ساتھ کمال التفات اور توجہ سے پیش آتے اور کافی دیر تک مناسب حال گفتگو فرماتے رہتے۔ آپ کے حسن اخلاق شیریں کلامی، اور دینی و دنیوی علمی تفوق سے کوئی بھی شخص متاثر ہوئے بغیر نہ رہتا۔ مجھے یاد ہے کہ ایک دن بے وقت یعنی جبکہ آپ تصنیف کے کام میں منہمک تھے دو مولوی صاحبان ملاقات کے لئے آ گئے۔ تو آپ ان سے بھی بڑی خوشی سے ملے اور پورا وقت دیا یہ سب ملنے والے بعد میں ایک عرصہ تک آپ کو عزت و احترام سے ہی یاد کیا کرتے تھے

تفوق اور انکسار

آپ کی پُر رعب و باوقار شخصیت میں حد درجہ کا انکسار و حجاب بھی تھا۔ ویسے تو ہر جماعتی کام میں آپ کا نمایاں دخل ہوتا مگر سوائے اشد ضرورت کے وقت آپ کبھی منظر عام پر آنا پسند نہیں فرماتے تھے۔ اس ضمن میں ایک بظاہر چھوٹا سا مگر معنی خیز واقعہ عرض کرتا ہوں۔ ہمارے خاندان کے بزرگ بالغ نوجوانوں کی دینی تربیت کے خیال سے بسا اوقات اپنی نگرانی میں بڑوں کے کام بھی ہم سے کرا لیتے تھے۔ تا آئندہ کوئی مجبوری پیش نہ آئے۔ مثلاً تیاری کر کے درس دینا (کیونکہ ہماری جماعتی لائبریری میں سب کتب مہیا تھیں) نمازوں میں امامت اور جمعہ کے دن خطبہ پڑھنا اور نماز پڑھانا وغیرہ۔ عام طور پر تو وقتاً فوقتاً یہ پروگرام جاری رہتا تھا۔ مگر حضرت میاں صاحب کی موجودگی میں ایسے تربیتی کام یقیناً ہمارے لئے ہمالیہ پہاڑ سے بھی زیادہ اونچے اور گراں معلوم ہوتے آپ کی اقتداء میں نمازیں ادا کرنا تو ساری لوکل جماعت کی دلی خواہش و تمنا تھی، مگر آپ سوائے شاذ و نادر موقعوں کے کبھی امامت کے لئے آگے تشریف نہ لاتے بلکہ یہی فرماتے کہ امام الصلوٰۃ ہی اس فرض کو سرانجام دیں۔ آپ کو نوجوانوں کی ٹریننگ کا علم ہوا تو اظہار مسرت کے ساتھ فرمایا وہ بھی جاری رہے۔ اور اس ضمن میں بھی کمال شفقت سے ہماری حوصلہ افزائی فرماتے مجھ گنہگار کی طبیعت پر تو اس وقت بھی آگے ہونا سخت گراں گذرتا تھا۔ مگر بعد میں بھی زندگی کے ہر موڑ پر اگر ایسے مواقع خود سامنے آتے تو نبھا دیئے ورنہ حضرت ممدوح کی متابعت میں آج تک خود آگے بڑھنے کا کبھی خیال بھی دل میں نہیں آیا۔ ہمارے عزیز نوجوان یہ بات نوٹ کر لیں کہ حتی الامکان دینی تربیت کو پوری حاصل کریں۔ مگر خود نمائی کی خو سے ہمیشہ مجتنب رہیں کہ یہ منافی انکسار و وقار کے یہ منافی ہوتی ہے۔

حافظہ نظیر بیگم مرحومہ

منصوری میں حضرت میاں صاحب نے ایک خاص احسان عظیم مجھ ناچیز و گنہگار پر کیا تھا جس کی یاد کبھی میرے دل سے فراموش نہیں ہوتی۔ کیونکہ اس احسان نے مجھے سکون قلب کی راہ دکھا دی تھی۔ وہ واقعہ یوں ہے کہ فروری ۱۹۲۵ء میں میری پہلی رفیقۂ حیات حافظہ نظیر بیگم کا انتقال ہو گیا تھا .... اس جگہ مختصراً یہ بھی عرض کر دوں کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی خلافت کے ابتدائی دور میں یہ تحریک فرمائی تھی کہ ہماری جماعت میں لڑکیاں بھی قرآن مجید حفظ کیا کریں۔ اس تحریک پر سب سے پہلی احمدی لڑکی جس نے عملاً لبیک کہا وہ مکرم فضل محمد خان صاحب شملوی کی ہمشیرہ نظیر بیگم تھیں۔ مرحومہ نے نہ صرف قرآن مجید حفظ کر لیا تھا بلکہ اس کو بالتفسیر بھی پڑھا تھا۔ علاوہ ازیں احادیث نبویہ و کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور دیگر اسلامی لٹریچر پر بھی انہیں کافی عبور تھا۔ تاریخ ادب اور انگلش سے بھی خاص شغف رکھتی تھیں۔ اور سلسلہ کے لئے مضامین بھی لکھتی تھیں۔ چنانچہ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کے رسالہ "حیات مرزا" کا جواب مرحومہ نے تشحیذ الاذہان نومبر ۱۹۱۸ء میں شائع کرایا تھا۔ حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی نے الفضل مجریہ ۲۵ جون ۱۹۲۳ء میں مرحومہ کا ایک مضمون "تعلیم القرآن" پڑھ کر انہیں منصوری میں اپنے رسالہ احمدی خاتون کی آنریری ایڈیٹری پیش کی تھی۔ مرحومہ کی ساری تعلیم پہلے دستور کے مطابق پرائیویٹ ہی تھی۔ کیونکہ ان دنوں لڑکیوں کے لئے کوئی جماعتی درس گاہ نہیں تھی۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں وہ اپنی دینی و علمی ترقیات کے لئے پے در پے درخواست دعا کے خطوط ارسال کرتی رہتی تھیں۔ حضور پُرنور ہر اس وجود کو جو خدمت دین کے لئے بڑھنے کی کوشش کرے۔ ہمیشہ اس کی زندگی اور وفات پر بھی اپنے خاص کریمانہ سلوک سے نوازتے ہیں مرحومہ کا جنازہ جب قادیان پہنچا تھا تو حضرت اقدس نے ازراہ ذرہ نوازی نماز جنازہ پڑھائی چارپائی کو کندھا دیا۔ اور خود نعش بہشتی مقبرہ جا کر دفن کرایا تھا (الفضل ۱۰ فروری ۱۹۲۵ء) ایسی رفیقہ حیات جو دینی اور دنیاوی علوم سے کافی واقف اور ظاہری و باطنی خوبیوں سے آراستہ تھی۔ جب ایک لڑکی کی ولادت کے چند دنوں بعد اس جہان سے رحلت کر گئی۔ تو لامحالہ میرے دل پر ایک گہرا اثر پڑا۔ مرحومہ کی وہ یادگار لڑکی واحد نشانی عزیزہ اختر سلمہا ہے جو حسن محمد خان صاحب عارف نائب وکیل التبشیر کی بیوی ہے۔

نہایت ہمدردانہ گفتگو

حضرت میاں صاحب نے میری قلبی حالت کے پیش نظر ایک دن علیحدگی میں مجھ سے بڑی ہمدردانہ اور مشفقانہ گفتگو فرمائی اور فلسفہ غم پر ایک لطیف پیرائے میں روشنی ڈالی۔ جس کا لب لباب یہ تھا کہ انسان دنیوی زندگی میں خوشی اور غم کی حالتوں میں سے گزرتا رہتا ہے۔ پہلی حالت میں شکر اور دوسری حالت میں صبر کرنا اسلام کی تعلیم ہے۔ اس کے بعد نکاح ثانی کی طرف توجہ دلائی۔ اس سے قبل جب کبھی دوسری شادی کا ذکر میرے سامنے آتا تو میں یہ عرض کر دیتا کہ "حافظہ مرحومہ کا بدل مجھے نظر نہیں آتا۔" لیکن حضرت میاں صاحب کے ارشاد پر بوجہ دلی ادب و احترام کے میرے منہ سے ایک لفظ بھی نہیں نکل سکا۔ البتہ خاموشی کے عالم میں میری آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے یہ دیکھ کر آپ نے گفتگو کا رخ اس وقت بدل دیا تھا۔

ایک نفسیاتی مشورہ

پھر کچھ دنوں بعد آپ نے فرمایا "مطالعہ کا تمہیں بہت شوق ہے تم باقاعدہ پڑھائی کیوں نہیں کرتے؟ ایف کا امتحان دو اور پھر کالج میں داخل ہو کر آگے بھی تعلیم حاصل کر لو۔ اور اسلام و سلسلہ کی خدمت کے لئے اپنے آپ کو زیادہ سے زیادہ مفید بنانے کی کوشش کرو۔" یہ ایک نفسیاتی نسخہ تھا جو میرے لئے اکسیر ثابت ہوا۔ ایک احسان عظیم تھا جس نے آئندہ کے لئے مجھے سنبھال لیا۔ آپ نے دراصل ایک ہمدرد طبیب حاذق کی طرح میری قلبی کیفیت کی نئی علامت دیکھ کر نسخۂ علاج تبدیل کر دیا تھا۔ میں نے پھر علی گڑھ سے ایف اے پاس کیا۔ اور بی۔ اے کے لئے لاہور آ کر اسلامیہ کالج میں داخل ہو گیا۔ کہ وہاں سے قادیان قریب تھا۔ اور پہلے کی طرح وقتاً فوقتاً حضور پُرنور کی زیارت اور حضرت میاں صاحب کی خدمت میں حاضری کے مواقع میسر آتے رہتے تھے

میری پہلی بیوی کے انتقال پر چار سال کا عرصہ گزر چکا تھا ایک دن حضرت مولانا شیر علی صاحب (؟) ایم۔ اے رضی اللہ عنہ مجھے لاہور میں ملے اور بتایا کہ ایک مجلس میں تمہارے ذکر پر حضرت اقدس نے فرمایا "فیضی کو معلوم نہیں کہ اسلام میں تجرد کی زندگی جائز نہیں؟" یہ سنکر میں نے پھر نہیں کہا کہ "نظیر کا بدل مجھے نظر نہیں آتا" اب میری مرضی کا سوال نہیں رہا تھا۔ پھر اپنے بزرگ والدین کو میں نے حضور پُرنور کے ارشاد سے اطلاع کر دی .... الغرض میری دوسری شادی لاہور میں حضرت حکیم محمد حسین صاحب قریشی رضی اللہ عنہ کی دختر خیر النساء سے ہو گئی تھی۔ دراصل دنیا میں انسان اسلام کے راستہ پر چل کر ہی سکون قلب حاصل کر سکتا ہے۔ اور جو بزرگ اس طرف راہ نمائی فرمائیں وہ بلاشبہ عظیم المرتبت محسن ہوتے ہیں۔

اہم تاریخی فوٹو

حضرت میاں صاحبؓ کو آرٹ سے بالخصوص فوٹوگرافی سے بھی بڑی دلچسپی تھی۔ سلسلہ کے پرانے ابتدائی فوٹو جو تاریخی اہمیت کے حامل ہوتے ان کو بڑے شوق و اہتمام سے آپ البم میں جمع کرتے رہتے۔ منصوری میں ہم آپ کے ساتھ فوٹوگرافی میں بھی مصروف رہتے تھے۔ آرٹ اور ڈرائنگ سے چونکہ اس عاجز کو بھی بچپن سے کچھ لگاؤ رہا ہے اسلئے فوٹو آرٹ پرنٹنگ اور ری ٹچنگ کے کام اکثر میرے حصہ میں آتے۔ اس سلسلہ میں بھی حضرت ممدوحؓ کے ایک احسان کا ذکر کرتا ہوں۔ ایک مرتبہ آپ نے قادیان سے ایک پرانا فوٹو منگوایا جس میں حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے لے کر حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب (مرحوم) تک کے بچپن کا گروپ تھا اور اس کا نچلا حصہ امتداد زمانہ سے مٹ گیا تھا۔ آپ کو اس امر کا از حد ملال تھا۔ مَیں نے اس فوٹو کو دیکھا تو عرض کیا کہ اجازت ہو تو مَیں ری ٹچ کر دوں، شاید مٹا ہوا حصہ پھر ابھر آئے۔ آپ نے پُرامید لہجہ میں فرمایا "مگر یہ خیال رہے کہ اس فوٹو کی یہ ایک ہی کاپی ہے۔ اگر ٹھیک ری ٹچ ہوسکے تو بڑی خوشی کی بات ہے۔" مَیں نے اللہ کا نام لے کر دلی شوق و احترام سے اس تاریخی کام کو ہاتھ میں لے لیا۔ اور مقدور بھر احتیاط سے کام لیتے ہوئے اڑا ہوا حصہ پنسل سے دوبارہ بنا دیا اور پھر فوٹو لے کر اس کی نئی کاپی تیار کر دی آپ نے اسے ملاحظہ فرمایا تو بہت خوش ہوئے۔ یہ آپ نے ایک تاریخی احسان اس ناچیز کمترین پر فرمایا تھا۔ پھر اور کئی فوٹو بھی ری ٹچ کرائے۔ الحمد للہ کہ وہ گروپ فوٹو اب "تاریخ احمدیت" جلد دوم میں بلاک پرنٹ میں چھپ کر محفوظ ہو گیا ہے۔

۱۹۵۹ء میں ربوہ میں آپؓ کو اس عاجز سے یہ معلوم کر کے بڑی مسرت ہوئی کہ میرا چھوٹا لڑکا سید محمد احمد سلمہ (متعلم ٹی۔ آئی۔ کالج) بھی آرٹ سے شغف رکھتا ہے۔ کچھ اور فوٹو آپؓ نے ری ٹچ کرانے تھے۔ جن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک گروپ فوٹو تھا، ایک تنہا اور ایک فوٹو حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے بچپن کا تھا۔ اس سلسلہ میں حضرت ممدوحؓ نے ازراہِ شفقت سید محمد احمد کو وقتاً فوقتاً رقعے بھیج کر اپنے در دولت پر یاد فرمایا اور کام سے متعلق ہدایات دیں۔ جب یہ تینوں فوٹو بھی آپؓ کی حسب منشاء ری ٹچ ہو گئے تو آپ بہت خوش ہوئے۔۔۔۔ ۲ ستمبر ۱۹۶۳ء کی شام کو جب لاہور سے حضرت قمرالانبیاء کے انتقال کی خبر ربوہ پہنچی تو مَیں نے دیکھا محمد احمد نہایت تیزی سے سراسیمگی کی حالت میں گھر میں داخل ہوا اور فوراً اپنے بکس میں سے کچھ تحریریں نکال کر اشکبار آنکھوں سے پڑھنے لگا وہ حضرت ممدوحؓ کے اپنے دستِ مبارک سے لکھے ہوئے رقعے بنام سید محمد احمد تھے!۔۔۔ کتنے قیمتی تبرک ہیں اب وہ!!

مضمون نگاری سے متعلق زرّیں ہدایت

مضمون نگاری کے سلسلہ میں بھی ایک دفعہ پر قادیان میں حضرت میاں صاحبؓ نے اس عاجز کمترین کو ایک نہایت بیش بہا نادر اور مستحکم ہدایت سے مستفیض فرمایا تھا۔ یہاں اس کا ذکر ہمارے اُن عزیز نوجوانوں کے لئے جو سلسلہ کے لئے مضامین لکھنے کا شوق رکھتے ہیں انشاء اللہ مفید و بابرکت ثابت ہوگا۔ اوائل ۱۹۴۶ء کی بات ہے کہ میرے ایک تعلیم یافتہ غیر احمدی دوست نے ذکر کیا کہ آجکل جمہوری نظام حکومت پر بڑی گرما گرم بحثیں ہو رہی ہیں کانگرسی علماء خالص جمہوری نظام کو تعلیم اسلام کے عین مطابق فرماتے ہیں۔ تعلیم یافتہ مسلمان بھی اس کے حامی ہیں۔ ان کے مقابل بعض علماء حکومت الٰہیہ کا نعرہ بلند کرنے میں مصروف ہیں۔ اس کے بارے میں جماعت احمدیہ کا نقطہ نظر کیا ہے؟

مَیں نے جواب میں قرآن مجید اور تاریخ کی روشنی میں "نظام خلافت" کو بالوضاحت ان کے سامنے بیان کر دیا جس کو سن کر وہ بہت متاثر و محظوظ ہوئے۔ اور پُرزور مطالبہ کیا کہ مَیں اپنے خیالات قلمبند کر کے اخبار میں شائع کرا دوں۔

تمام احمدی دوست جنہوں نے "تفسیر کبیر" کا مطالعہ کیا ہے جانتے ہیں کہ اس میں حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے متعدد مقامات پر بڑی شرح و بسط سے نظام خلافت کو بیان فرمایا ہے اس لئے ہمارے لئے تو یہ مضمون بفضلہ تعالےٰ بالکل صاف ہے اور کسی قسم کی پیچیدگی یا ابہام نہیں رکھتا۔ تاہم موازنہ کی خاطر مَیں نے مضمون لکھنے سے قبل دنیا کی مختلف جمہوریتوں کے مروّجہ آئین کا بھی مطالعہ کر لیا اور پھر قادیان میں ایک مضمون زیر عنوان "جمہوریت اور اسلامی طرز حکومت" اخبار "الفضل" کے لئے لکھ دیا۔ اتفاق سے ان دنوں چیف ایڈیٹر مکرم خواجہ غلام نبی صاحب (مرحوم) رخصت پر گئے ہوئے تھے۔ ان کی غیر موجودگی میں اسسٹنٹ ایڈیٹر صاحب کام کر رہے تھے۔ انہوں نے میرا مضمون دیکھا تو کچھ گھبرائے اور فرمایا کہ "مَیں اس کی اشاعت کی ذمہ داری نہیں لے سکتا۔ البتہ قادیان کے دو ثقہ اہل علم و قلم حضرات اگر اس مضمون سے اتفاق فرمائیں تو شائع ہو جائے گا۔" موصوف کی گھبراہٹ پر مجھے کچھ شبہ سا ہوا۔ تاہم ان کی تسلی کے لئے مَیں نے مکرم قاضی ظہور الدین صاحب اکمل اور مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب کو وہ مضمون دکھا دیا۔ انہوں نے پڑھ کر نفس مضمون سے اتفاق فرمایا۔ پھر مَیں حضرت میاں صاحبؓ کی خدمت میں بھی برائے مشورہ و ہدایت حاضر ہوا۔ آپؓ نے اس مضمون کے پہلے چند پیرے گراف ملاحظہ فرما کر ازراہِ تلطف اپنے مخصوص دلآویز انداز میں فرمایا "یہ ہمیشہ یاد رکھیں کہ مضمون کو کئی جگہ دکھانا اچھی بات نہیں۔ اس سے خود اعتمادی کی روح مجروح ہوتی ہے۔ ہر انسان جداگانہ خیال رکھتا ہے۔ دوسروں کی آراء و ترمیمات کا دخل لازماً اصل مضمون کی ہیئت بدل دیتا ہے اور پھر وہ اپنا مضمون نہیں رہتا بلکہ دوسروں کے خیالات کا مرقع بن جاتا ہے۔ یہی بات خود اعتمادی کے منافی ہے۔ اس لئے اصولاً اتنا ضرور دیکھ لینا چاہیئے کہ جس موضوع پر مضمون لکھنا ہے وہ حتی الوسع پہلے اچھی طرح سمجھ لیا گیا ہے۔ اور پھر دیانتداری سے قال اللہ و قال الرسول کی روشنی میں ہی اس کو لکھا ہے۔ ان دو باتوں پر جب دل گواہی دیدے تو پھر مضمون اخبار کے حوالہ کر دینا چاہیئے۔" اسسٹنٹ ایڈیٹر صاحب نے مذکورہ بالا کوائف معلوم کر کے پھر میرا مضمون "الفضل" مجریہ ۲۱۔ اکتوبر ۱۹۴۶ء میں شائع کر دیا تھا مَیں ان کا بھی ممنون ہوں کہ ان کے تذبذب کی بناء پر حضرت میاں صاحبؓ سے مضامین سے متعلق ہمیں ایک نہایت قیمتی اور مستقل ہدایت میسر آگئی۔ حضرت ممدوحؓ کا احسان تو اظہر من الشمس ہے۔

جلیل القدر محسن

واقعات کی روشنی میں آپؓ کے اوصاف و کمالات اور احسانات کا ذکر ایک مضمون میں تو کیا ایک کتاب میں بھی پوری طرح پیش نہیں کیا جا سکتا۔ ویسے چھیالیس سال کے عرصہ میں جس قدر واقعات وقتاً فوقتاً اس کمترین کے مشاہدہ میں آئے ہیں وہ سب کے سب بلا استثناء یہ ثابت کرتے ہیں کہ ہمارے میاں صاحب رضی اللہ عنہ ہر پہلو سے ایک جلیل القدر محسن تھے۔ آپ عباد الرحمٰن کے جملہ اوصاف حمیدہ کے حامل و مظہر تھے۔ آپؓ کی رحلت جماعت کے لئے ایک سانحہ عظیم ہے۔ اس سے ایک بہت بڑا خلا ہم میں پیدا ہو گیا ہے!!

زندگی بھر کے لئے عہد

آپ کے احسانات کی روشنی میں اور آپ کی مخلصانہ یاد میں ہم صبر و صلوٰۃ سے ایک کام کر سکتے ہیں۔ وہ کام جو زندہ قومیں ہمیشہ کرتی ہیں۔ یعنی جب کوئی بڑا ہمدرد و غمگسار اور شفیق رسالا وجود ان میں سے اٹھ جاتا ہے تو اس کی جگہ پُر کرنے اور اسکے اوصاف کو زندہ رکھنے کے لئے قوم کی اکثریت اس کے نقش قدم پر چلنے کا عہد کر لیتی ہے۔ اور استقلال سے دنیا پر عملاً ثابت کر دیتی ہے کہ ان میں سے ایک بڑا انسان گیا تو ہزاروں ہزار اس کی جگہ نمودار بھی ہو گئے ہیں۔ جتنے لمبے عرصہ تک یہ روح اور عمل قوم میں قائم رہے اس عرصہ میں زوال کا لفظ اس کی لغت میں بھی نہیں ملتا۔ ہمارے لئے اب یہی کام کرنے کا ہے کہ بحیثیت جماعت ہم حضرت میاں صاحب رضی اللہ عنہ کے اوصاف حمیدہ۔۔۔ یعنی آپ کی خدا پرستی و تقویٰ، علم و اخلاق، انکسار و متانت، وقار و تدبر، صلح جوئی و خیر خواہی اور عبادت و شکر عقبیٰ وغیرہ سب اپنے اندر پیدا کر لیں اور حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی قیادت میں دین کو دنیا پر مقدم رکھتے ہوئے تاحیات اپنے آپ کو خادم دین و خادم بنی نوع انسان ثابت کرتے چلے جائیں۔ حضرت میاں صاحبؓ سے ہمارے تعلقات پُرخلوص تھے تو اس کا ثبوت اب ہمیں عملاً دینا ہوگا تا ایک طرف جو خلا پیدا ہو گیا ہے اس کی تلافی ہو تو دوسری طرف ہم اپنی ابھرتی ہوئی نسل کے لئے بھی نہایت اچھا نمونہ ثابت ہوں۔ آمین۔

بالآخر دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی روح پر ہزاروں ہزار رحمتیں نازل فرمائے آپؓ کو اعلیٰ علیین میں جگہ عطا کرے اور انبیاء و صدیقوں کی معیّت میں آپؓ کی روح ہمیشہ شاد و شادمان رہے۔ اس جہان میں آپؓ کی آل و اولاد پر، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ساری ذریت پر اللہ تعالےٰ کی بے شمار رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں۔ یہ سب پھولیں پھلیں اور ہمیشہ خوش رہیں، اور دنیا کے لئے اسلام کے بہترین نمونے اور رہنما ثابت ہوں تا حقیقی اسلام دنیا پر غالب آجائے۔ آمین ثم آمین۔

وآخر دعوٰینا
ان الحمد للہ رب العالمین

کاروائی اجلاسات نگران بورڈ منعقدہ مورخہ ۲۰/۱۰/۶۳ و ۲۱/۱۰/۶۳

(مکرم مرزا عبد الحق صاحب ایڈووکیٹ۔ سیکرٹری نگران بورڈ)

ان دونوں اجلاسوں میں جملہ ممبران کرام موجود تھے۔ پہلا اجلاس قریباً چار گھنٹے جاری رہا اور دوسرا قریباً پانچ گھنٹے جماعت کے ساتھ بحیثیت مجموعی تعلق رکھنے والے فیصلہ جات درج ذیل ہیں:۔

(۱)

رپورٹ دورہ وفد مشرقی پاکستان پر کافی غور کے بعد قرار پایا کہ اس رپورٹ کو عملی جامہ پہنانے کے لئے صدر انجمن احمدیہ ایک ماہ کے اندر معین تجاویز ترتیب دے کر نگران بورڈ میں بھیجے۔ گذشتہ ستمبر میں جو دورہ کیا گیا ہے۔ اس کے کوائف بھی ہمارے سامنے لائے گئے ہیں۔ انہیں بھی صدر انجمن مدنظر رکھے۔ محترم صدر صاحب صدر انجمن احمدیہ ان کوائف سے صدر انجمن احمدیہ کو آگاہ فرمائیں گے۔

(۲)

رپورٹ کمشن رشتہ ناطہ کے متعلق فیصلہ ہوا کہ مکرم چوہدری محمد انور حسین صاحب اور مکرم شیخ بشیر احمد صاحب اس رپورٹ پر غور کر کے معین تجاویز نگران بورڈ میں پیش کریں۔ یہ تجاویز جلد از جلد آجانی چاہئیں تا گزیر حالات کی وجہ سے پہلے ہی بہت دیر ہو چکی ہے۔

(۳)

نئے مہمانخانہ کے متعلق کافی عرصہ سے نگران بورڈ کی طرف سے صدر انجمن احمدیہ کو تحریک کی جا رہی ہے . . . . . .

. . . .

محترم صدر صاحب صدر انجمن احمدیہ نے یقین دلایا ہے کہ نیا مہمان خانہ اگلی مشاورت سے پہلے پہلے انشاء اللہ تیار ہو جائے گا اس میں بعض ایسی رکاوٹیں تھیں۔ جن کو پہلے دور نہیں کیا جا سکا۔

(۴)

قضا کی اپیلوں کے متعلق ایک فیصلہ کیا گیا ہے۔ جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری کے لئے بھجوایا گیا ہے۔ منظوری آنے پر وہ شائع کر دیا جائیگا۔

(۵)

چندہ جات کی وصولی کے لئے ہفتہ جات منانے کا سوال پیش ہو کر فیصلہ ہوا کہ

(الف) مطالبات تحریک جدید و وصولی چندہ تحریک جدید کے لئے ہفتے کا منانا یا خاص جدوجہد کرنا ہر سال میں یکم ستمبر اور ۱۵ اکتوبر کے درمیان ہوا کرے۔

(ب) اسی طرح وقف جدید کے لئے ہفتہ منانے اور خاص کوشش کرنے کے واسطے یکم نومبر سے یکم دسمبر تک کا عرصہ مقرر کیا جاتا ہے۔

(ج) صدر انجمن احمدیہ کے چندوں کی وصولی کے لئے جو خاص کوشش مطلوب ہو وہ چندہ جلسہ سالانہ کے لئے ماہ دسمبر میں اور دیگر چندہ جات کے لئے مارچ اور اپریل میں کی جایا کرے۔

مندرجہ بالا تواریخ ہر سہ ادارہ جات مذکور کی عمومی مساعی کے علاوہ ہیں۔ مقصد یہ ہے کہ ہر سہ ادارہ جات کی خاص کوششیں علیحدہ علیحدہ اوقات میں کی جائیں تاکہ زیادہ مفید نتائج نکل سکیں۔

(۶)

مختلف طبقات جماعت کے لحاظ سے (یعنی ملازم پیشہ ڈاکٹر، وکلاء تاجر زمیندار اور مزدور وغیرہ) صدر انجمن احمدیہ کے بجٹ اور وصولی چندہ کی اوسط پیش ہوئی۔ اس سے ظاہر ہے کہ شرح کے مطابق چندہ کی ادائیگی پر عمومی طور پر زور دینے کی ضرورت ہے لیکن اس بارہ میں تاجر صاحبان کی کوتاہی کو خاص توجہ سے دور کرنے کی ضرورت ہے تاجر صاحبان و عہدیداران متعلقہ اس طرف توجہ دیں۔

نیز فیصلہ ہوا کہ ایک رسالہ شائع کیا جائے۔ جس میں سلسلہ احمدیہ کے لئے خاص مالی اور دوسری قربانیاں کرنے والوں کے بصیرت افروز واقعات قلمبند کئے جائیں اس میں قرآن کریم کی آیات اور احادیث اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے مناسب اقتباسات بھی درج کئے جائیں۔

یہ رسالہ شیخ محمد احمد صاحب مظہر تالیف فرمائیں گے۔

(۷)

اسی طرح مختلف طبقات جماعت کے لحاظ سے تحریک جدید کے بجٹ اور وصولی چندہ کی اوسط پیش ہوئی۔ دفتر دوم کی طرف توجہ کی . . . سخت ضرورت ہے۔ مجلس خدام الاحمدیہ کو اس طرف خاص توجہ کرنی چاہیئے۔

(۸)

یہ دیکھنے کے لئے کہ ہماری جماعت میں اسلامی پردہ کی پوری پابندی کی جاتی ہے یا اس میں کوئی کمزوری دکھائی جاتی ہے بڑی بڑی شہری جماعتوں سے رپورٹیں منگوائی گئی تھیں۔ لاہور۔ کراچی۔ راولپنڈی اور پشاور کی رپورٹیں پیش ہوئیں۔ فیصلہ ہوا کہ اگرچہ اس کمزوری کی صرف چند ایک مثالیں ہیں تاہم اس کی روک تھام بڑی سختی سے کرنے کی ضرورت ہے ناظر صاحب امور عامہ ایسے افراد اور ان کے خاندانوں کو تحریری توجہ دلائیں تنبیہہ کے غیر مؤثر ثابت ہونے کی صورت میں بلا توقف تعزیری کارروائی عمل میں لائی جائے۔

(۹)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مطالبہ سادہ زندگی (متعلق لباس و خوراک و طرز رہائش و شادی بیاہ) کو جماعت میں خاص طور پر پہلانے کے لئے مہم جاری کی جائے۔ بالخصوص مستورات میں۔ اس کے لئے لجنہ اماء اللہ صدر انجمن احمدیہ انجمن تحریک جدید، مجلس وقف جدید، مجلس انصار اللہ اور مجلس خدام الاحمدیہ سب مل کر پورے طور پر کوشش کریں اور یکم دسمبر تا سات دسمبر ۶۳ء سادہ زندگی کا ہفتہ منائیں اور اس مہم کو تیز سے تیز کرتے ہوئے جلسہ سالانہ کے ایام میں سادہ زندگی کا عملی نمونہ پیش کریں۔

زنانہ جلسہ سالانہ کے پروگرام میں دو تقاریر "سادہ زندگی" اور "پردہ" پر رکھی جائیں نیز جلسہ کے تینوں دن کم از کم ایک تقریر کسی عالم کی رکھی جائے۔ جو ان تقاریر کے علاوہ ہوں جو مردانہ جلسہ گاہ سے سنی جاتی ہیں۔ (مرزا عبد الحق سیکرٹری نگران بورڈ)

اسلام اور موجودہ زمانہ کے چیلنج

زمانہ حال کے مادی علوم کی ترقی نے نسل انسانی کو مذہب اور مذہبیات سے دوری اور بے رغبتی کی راہ دکھائی ہے۔ مذہب سے یہ بیگانگی انسان کو جس انجام کی طرف لے جا رہی ہے وہ اہل دل اور اہل نظر کے لئے باعث تشویش ہے۔ لیکن اس تشویش کے باوجود دنیا کے مذاہب اس بیگانگی کو دور کرنے سے قاصر رہے ہیں۔ ان علوم کے چیلنج کو نہ تو بدھ مت نے مانا۔ نہ یہودیت نے، عیسائیوں کا خدا بھی اس چیلنج کو قبول کرنے سے انکاری ہوا اور ہندو مت کے دیوتا بھی۔

اگر کسی کی آواز اس چیلنج کے مقابل پر سنائی دی تو وہ اسلام کے ایک بزرگ پہلوان — جری اللہ فی حلل الانبیاء — کی آواز تھی۔ آپ نے قادیان کی بستی سے ان علوم کے حاملوں کو للکارا۔ اور بڑی تگ و دو اور کوشش کے بعد خدا سے مدد پا کر ان کو پسپا ہونے پر مجبور کر دیا۔ یہ جنگ ابھی جاری ہے۔ حق اور باطل ابھی برسر پیکار ہیں۔

یہ چیلنج کیا تھے۔ اسلام کے پہلوان (علیہ السلام) نے ان کو کس طرح قبول کیا اور یہ جنگ کس طرح لڑی گئی۔ اس کے لئے صوفی عبد الغفور صاحب مبلغ امریکہ کی تصنیف

Islam meets the Modern Challenge.

ملاحظہ فرماویں۔ یہ تصنیف مکرم صوفی صاحب کی پختگی اسلوب اور وسعت فکر کی آئینہ دار ہے۔ اس میں آپ نے حق و باطل کی اس جنگ کے بہت سے پوشیدہ اور مخفی پہلوؤں کو ابھارا ہے۔ اور کس طرح ابھارا ہے۔ اس کو معلوم کرنے کے لئے دفتر ریویو آف ریلیجنز ربوہ کو لکھئے۔ قیمت کتاب ایک روپیہ علاوہ محصول ڈاک

درخواست دعا

محترمہ والدہ ماجدہ صاحبہ اہلیہ حضرت حاجی محمد فاضل صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام خاکسار کے پاس برائے علاج لاہور تشریف لائیں۔ جوڑوں میں درد کی شدید ٹیس۔ دونوں پاؤں پر سوجن اور متواتر ہلکے ہلکے بخار نے آپ کو سخت کمزور اور چلنے پھرنے سے معذور کر دیا تھا۔ لاہور میں جملہ امراض کی تشخیص کرائی گئی۔ ڈاکٹری معائنہ میں بلڈ پریشر کی تکلیف بھی ریکارڈ کی گئی۔ مکمل تحقیق کے بعد علاج شروع کیا گیا جس سے قدرے افاقہ ہے۔ جملہ احباب دعا فرماویں کہ خدا تعالیٰ میری والدہ ماجدہ کو شفائے کاملہ عاجلہ عطا فرما کر لمبی عمر عطا فرماوے۔ آمین۔

خاکسار محمد اعظم بوتالوی عفی عنہ ۱۶ / ۵ وحدت کالونی لاہور

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

قیادت ایثار اور زعماء کرام انصار اللہ

منظم قوموں کا طرۂ امتیاز ہوتا ہے کہ ان میں جہاں ایک معینہ پروگرام کے تحت کام کیا جاتا ہے اس کے ساتھ ہی اس کی متعلقہ اتھارٹی کو رپورٹ کرنا بھی برابر کی حیثیت رکھتا ہے مگر افسوس کہ جہاں تک کام کرنے کا سوال ہے اکثر مجالس اس سلسلہ میں تھوڑی بہت عزم و ہمت اور حرکت کرتی ہیں۔ مگر ان مجالس میں ایسی مجالس کی رفتار مقابلۃً بہت تھوڑی ہے جو باقاعدگی کے ساتھ اپنے اس کام کی مرکز میں رپورٹ بھی کرتی ہیں۔ تاہم جو رپورٹیں موصول ہو رہی ہیں ان سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ سوائے چند مجالس کے اس طرف کما حقہ توجہ نہیں دی جا رہی اور اس کی وجہ یہ ہے کہ "قیادت ایثار" کے کام کی اہمیت کو نہ سمجھنے کی بنا پر مجالس میں اس کے لئے علیحدہ عہدیدار مقرر نہیں۔ لہٰذا میری استدعا ہے کہ ہر مجلس کے زعیم صاحب اس شعبہ کے لئے موزوں عہدیدار مقرر کر کے اس کی مرکز سے منظوری لے لیں تا موجودہ دکھی دنیا کی کما حقہ خدمت بجا لائی جا سکے۔

(نائب قائد ایثار)

اضلاع ہوشیارپور و جالندھر کے احباب توجہ فرمائیں

اس سال جلسہ سالانہ پر انشاء اللہ اضلاع ہوشیارپور و جالندھر کے صحابہ پر مشتمل "اصحاب احمد" کی ایک جلد شائع کرنے کا ارادہ ہے و باللہ التوفیق۔ ان کے اقارب مہربانی کر کے مجھے یا مکرم چوہدری احمد دین خان صاحب بی اے خلف حضرت حاجی غلام محمد صاحب کو بام حضرت نبک آف پاکستان۔ لائلپور شہر کو بھجوا کر ممنون فرماویں۔

(مؤلف اصحاب احمد قادیان)

تصحیح

۱۔ ۲۳/۱۰/۶۳ کے الفضل کے صفحہ ۳ پر فہرست تعمیر دفتر وقفِ جدید ۱۳ ویں نام کے آگے چوہدری عبدالرزاق صاحب کھریارو ڈ ضلع نواب شاہ کا نام پڑھا جائے۔ احباب تصحیح فرمالیں۔

(ناظم مال وقفِ جدید)

۲۔ اخبار الفضل محررہ ۲۷ دسمبر ۱۹۶۳ء میں ڈاکٹر سید عنایت اللہ صاحب ڈینٹل سرجن سرگودھا کی وصیت زیر مسل نمبر ۱۵۲/۲ شائع ہوئی ہے۔ اس وصیت کے ایک گواہ کا نام سید علی محمد قرنی شائع ہوا ہے جو غلط ہے۔ گواہ کا صحیح نام سید جلی محمود قرنی ہے۔ احباب مطلع رہیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ ربوہ)

ناصرات الاحمدیہ کا راہ ایمان کا نتیجہ

اس دفعہ ناصرات الاحمدیہ کے امتحان راہ ایمان منعقدہ ۲۲ ستمبر میں چھوٹے بڑے گروپ کی کل ۸۷۵ لڑکیاں امتحان میں شامل ہوئیں۔ چھوٹے گروپ کی ۵۰۰ میں سے ۳۹۷ لڑکیاں اور بڑے گروپ کی ۲۵۰ میں سے ۲۳۶ لڑکیاں کامیاب ہوئیں۔ بڑے گروپ میں سے اول و دوم سوم آنے والی لڑکیوں کے نام مندرجہ ذیل ہیں۔

	نام	پوزیشن	نمبر
(۱)	نسرین رحمان جڑانوالہ	اول	۹۹/۱۰۰
(۲)	امتیاز افضل کھوکھر ششم اے ربوہ	دوم	۹۸/۱۰۰
(۳)	جمال آرا حیدرآباد سندھ	سوم	۹۶½/۱۰۰

چھوٹے گروپ میں سے مندرجہ ذیل لڑکیوں نے پوزیشن لی

	نام	پوزیشن	نمبر
۱	طیبہ خالدہ سیالکوٹ	اول	۴۸½/۵۰
۲	شاہین تبسم پنجم اے ربوہ	دوم	۴۷½/۵۰
۳	نزہت مقبل عمر جونیئر ماڈل سکول ربوہ	سوم	۴۶½/۵۰

خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ یہ کامیابی مبارک کرے اور آئندہ مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین۔

(جنرل سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ)

فریضۃً من اللہ

پانچ وقتہ نماز کی ادائیگی کے علاوہ ہر صاحبِ نصاب مرد اور عورت پر زکوٰۃ کی ادائیگی ارشاد خداوندی کے ماتحت فرض ہے۔ جس طرح ہر احمدی مسلمان مرد اور عورت سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ فریضۂ ادائیگی نماز میں کوتاہی نہیں کرتا۔ ایسے ہی جن احباب پر زکوٰۃ فرض ہے۔ ان سے امید ہے کہ وہ اس کی بھی ادائیگی با لتزام کرتے رہتے ہیں۔ تاہم نظارت ہذا کا فرض ہے کہ سلسلہ کے احباب و خواتین کو اس اہم فریضہ کی ادائیگی کی طرف وقتاً فوقتاً توجہ دلاتی رہے۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور آنحضور صلعم کے خلفاء راشدین نے نہایت سختی اور پابندی کے ساتھ زکوٰۃ کی وصولی پر زور دیا ہے۔ لہٰذا تمام احباب و خواتین جن پر زکوٰۃ فرض ہے سے درخواست ہے کہ وہ اس فریضہ کی ادائیگی کی طرف خاص توجہ دیں اور اپنے دنیاوی اموال میں برکت اور آخرت میں ثواب حاصل کریں۔

(ناظر بیت المال)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرے بڑے بھائی مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب قائد خدام الاحمدیہ چک ۱۴۲ ضلع لائلپور عرصہ تین ماہ سے شدید بیمار ہیں۔ احباب جماعت دعا فرماویں کہ مولیٰ کریم عاجل و کامل شفا عطا فرمائے۔ آمین۔ (خاکسار نذیر احمد خادم جدید کالج یونین گھٹیالیاں)

۲۔ بندہ کی دادی صاحبہ کو کافی عرصہ سے بلڈ پریشر کی شکایت ہے۔ پانچ چھ دنوں سے بہت تکلیف ہو گئی ہے۔ درخواست دعا ہے۔ (خاکسار ناصر احمد از کراچی)

۳۔ میرے بڑے بھائی سردار منیر احمد صاحب اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کی غرض سے انگلینڈ جا رہے ہیں۔ تمام دوستوں کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔

(سردار حفاظت احمد ابن سردار عبدالرحمٰن صاحب بی اے (مہر سنگھ مرحوم) اسسٹنٹ انجینئر۔ واپڈا شورکوٹ روڈ ضلع جھنگ)

۴۔ محترم سید عبدالستار صاحب منیجر بٹالہ انجینئرنگ کمپنی چٹاگانگ کا بچہ عزیزم فضل احمد سخت بیمار ہے۔ نیز ایم۔ ایس طاہر صاحب کی اہلیہ صاحبہ سخت بیمار ہیں اور کینسر کے اپریشن کے لئے ڈھاکہ میڈیکل کالج میں داخل ہیں۔ دونوں کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے جملہ بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان کی خدمت میں دردمندانہ درخواست کی جاتی ہے۔ (سید اعجاز احمد عفی عنہ۔ مربی سلسلہ احمدیہ چٹاگانگ)

۵۔ میرا نواسہ حنیف احمد ابن قریشی عبداللطیف صاحب اوکاڑہ بہت بیمار ہے۔ احباب کی خدمت میں عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔

(خاکسار سیٹھی خلیل احمد ہشین محلہ ۲ کوٹھی جی اے شہر جہلم)

۶۔ میرا بڑا بھائی علی احمد عرصہ سے بیمار چلا آتا ہے۔ احباب اس کی کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ (نور احمد برادر خورد علی احمد مذکور مالک دعا رود والی چک ۳۳ ضلع شیخوپورہ)

۷۔ ہمارے ایک مخلص اور بزرگ دوست پر ایک مقدمہ دائر ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ باعزت بریت فرما دے۔ (سیکرٹری مال جماعت احمدیہ فورٹ سنڈیمن)

۸۔ خاکسار بہت بیمار ہے۔ احباب میری صحت کے لئے دعا فرماویں۔

(خاکسار مشتاق احمد احمدی عزت خاں سٹریٹ وزیرآباد)

۹۔ میرا بھتیجہ ممتاز احمد عرصہ سے بیمار ہے۔ اب بہت زیادہ تکلیف ہے احباب جماعت دعا کی درخواست ہے۔ (امۃ الرشید اہلیہ محمد شفیع صاحب کوئٹہ چھاؤنی)

۱۰۔ میری بیٹی امۃ الحفیظ رحیلہ سٹوڈنٹ بی۔ اے لیڈی میکلیگن گرلز کالج لاہور چند دنوں سے شدید طور پر بیمار ہے۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ میری عزیز بیٹی کو جلد صحت کاملہ عطا فرماوے۔ (محمد ابراہیم خان محلہ دارالعلوم غربی ربوہ)

۱۱۔ بندہ کے چچازاد بھائی عزیزم عبدالحنان صاحب لنڈن میں علیل ہیں اور ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب جماعت صحت کاملہ کے لئے دعا فرماویں۔ (عبدالرشید جابکسوار لاہور)

۱۲۔ یہ عاجز ۱۲ میل ربوہ سے سائیکل پر سفر کر کے ۲۶/۱۰/۶۳ کو منٹگمری پہنچ گیا۔ ملتان کراچی جانے کا ارادہ ہے۔ احباب سلامتی سفر کے لئے دعا فرمائیں۔

(افسر علوی از مسجد احمدیہ منٹگمری)

۱۳۔ مکرم چوہدری منظور حسین صاحب آف جھبور ضلع شیخوپورہ سابق امیر جماعت احمدیہ سانگلہ ہل حال حیدرآباد سندھ عرصہ تقریباً دو ماہ سے بعارضہ پیچش بیمار چلے آتے ہیں۔ آجکل زیادہ تکلیف اور کمزوری کی حالت ہے۔ مکرم چوہدری صاحب موصوف بہت مخلص نافع وجود ہیں ہم بزرگان سلسلہ درویشان قادیان اور دیگر احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے۔ آمین۔ (خاکسار تاج الدین لائلپوری (ناظم دارالقضاء ربوہ)

پاکستان کی ترقی و استحکام صرف صدارتی نظام کے ذریعے ہی ممکن ہے

سابق سیاستدان عوام کا ذہن مسموم کر رہے ہیں ۔ یوم انقلاب پر صدر ایوب کا پیغام

راولپنڈی ۔ صدر مملکت فیلڈ مارشل محمد ایوب خان نے کہا ہے کہ پاکستان کی ترقی اور استحکام صرف صدارتی نظام حکومت کے تحت ہی ممکن ہے پارلیمانی نظام حکومت کی بحالی کا مطالبہ صرف وہی لوگ کر رہے ہیں جو ذاتی مفاد کو قومی مفاد پر ترجیح دیتے ہیں آپ نے کہا میں اس وقت تک چین سے نہیں بیٹھوں گا جب تک پاکستان پوری طرح استحکام و خوشحالی سے ہمکنار نہیں ہو جاتا " صدر ایوب نے عوام کو خبردار کیا کہ وہ " راندہ درگاہ " سابق سیاستدانوں اور گمراہ کرنے والوں سے ہوشیار رہیں "

فیلڈ مارشل محمد ایوب خان نے ان خیالات کا اظہار پانچویں یوم انقلاب کے موقعہ پر قوم کے نام ایک نشری پیغام میں کیا آپ نے کہا کہ صدارتی نظام اسلامی روایات کے قریب ترین ہے اس کا کوئی پہلو غیر جمہوری نہیں ہے یہی وجہ ہے کہ دنیا کے بعض نہایت جمہوریت پسند ممالک نے اس نظام کو اپنا رکھا ہے " صدر ایوب خان نے پارلیمانی نظام حکومت پر شدید نکتہ چینی کی اور کہا کہ اسے انگریزوں نے ہم پر مسلط کیا تھا لیکن وہ بھی اس برصغیر میں کامیابی کے ساتھ چلانے میں ناکام رہے " صدر ایوب نے انقلاب سے پہلے کے حالات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اس دور میں ملک کو جن خطرناک حالات کا سامنا تھا اس کی ذمہ داری اس دور کے سیاستدانوں پر بھی عاید ہوتی ہے لیکن سیاستدانوں سے زیادہ اس صورتحال کا ذمہ دار پارلیمانی نظام حکومت تھا جس کی وجہ سے ملک میں سیاسی و اقتصادی استحکام ختم ہو گیا اور عوام میں بد دلی و شکست خوردگی کا احساس عام ہو گیا تھا آپ نے سابق سیاستدانوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا انہیں خدا کا شکر ادا کرنا چاہیئے کہ دوسرے انقلابوں کی طرح اس انقلاب میں گولیاں نہیں چلائی گئیں پھانسیاں نہیں دی گئیں اور جیل نہیں بھرے گئے بلکہ صرف ان سیاستدانوں کو سات برس کے لئے سیاست سے الگ کر دیا گیا جو ملک کو تباہی کے کنارے تک لے جانے کے ذمہ دار تھے آپ نے سابق سیاستدانوں پر عوام کے ذہن مسموم کرنے پس پردہ بیٹھ کر اپنے کارکنوں کے تار ہلانے اور خوشنما جھوٹے نعرے بلند کر کے عوام کو گمراہ کرنے کا مورد الزام ٹھہرایا

صدر محمد ایوب خان نے بڑی تفصیل کے ساتھ پارلیمانی نظام حکومت کی خامیوں کی وضاحت کی اور بتایا کہ کس طرح جلد جلد وزارتیں بدلنے سے ملک اقتصادی دیوالیہ پن سے ہمکنار ہو جاتا ہے اور سیاسی و اقتصادی عدم استحکام ملک کو تباہی سے ہمکنار کر دیتا ہے آپ نے ترقی پذیر ملکوں کے لئے صدارتی نظام کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے کہا " ہمارے پسماندہ ملک کو اقتصادی و سیاسی طور پر مضبوط و مستحکم بننے کے لئے سب سے زیادہ ضرورت اس بات کی ہے کہ چند برس تک سیاسی و اقتصادی استحکام کی فضا قائم رہے ہم وزارتیں توڑنے اور ملک کے مستقبل سے کھیلنے کی عیاشی برداشت نہیں کر سکتے اللہ تعالیٰ ہمیں اس بھیانک خواب سے محفوظ رکھے جو ہم نے ۱۹۵۱ء سے ۱۹۵۸ء تک دیکھا تھا "

" مولانا مودودی قرآنی آیات کی غلط تصریحات پیش کر رہے ہیں " (قاضی احسان احمد)

کنونشن لیگ کے کارکنوں کی طرف سے جماعت اسلامی کے حسابات کی پڑتال کرانے کا مطالبہ

راولپنڈی ۔ ۲۹ اکتوبر ۔ قاضی احسان احمد شجاع آبادی نے امیر جماعت اسلامی مولانا ابو الاعلیٰ مودودی پر الزام لگایا ہے کہ وہ قرآنی آیات کی غلط تشریحات پیش کر رہے ہیں اور شرعی تصریحات میں بدعات پیدا کر رہے ہیں آپ نے مدرسہ فرقانیہ راولپنڈی کے سالانہ اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے کہا ہے کہ ہر وہ شخص جو کسی بھی طریقہ سے قرآنی احکام کے معنی تبدیل کرنے یا مذہب کی تشریح کرتے وقت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی قائم کردہ حدود سے تجاوز کرنے کی کوشش کرتا ہے وہ ہادی برحق کی توہین کے جرم کا ارتکاب کرتا ہے ۔

آپ نے کہا مولانا مودودی اور جماعت اسلامی کی سرگرمیوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ جائز و ناجائز طریقے سے اقتدار حاصل کرنا چاہتے ہیں تاہم قاضی احسان احمد شجاع آبادی نے جماعت اسلامی کی کانفرنس لاہور میں غنڈہ گردی کی مذمت کی ہے اور کہا ہے کہ ایسے واقعات اس نیت کے نام پر بدنما دھبہ ہیں اور اس طرح کی سرگرمیوں سے پاکستان کے امن پسند شہریوں کے دلوں کو زبردست دھچکا لگا ہے اگرچہ پاکستان کے مسلمانوں کی اکثریت بلاشک و شبہ جماعت اسلامی سے زبردست اختلاف رکھتی ہے مگر ہنگاموں کے ذریعے اپنی ناپسندیدگی کا اظہار کسی طرح بھی جائز اور مناسب نہیں آپ نے توقع ظاہر کی کہ مستقبل میں ایسے واقعات کا اعادہ نہیں ہوگا ۔

جماعت اسلامی ملتان نے حال ہی میں جو دو اشتہارات شائع کئے ہیں ان پر تبصرہ کرتے ہوئے قاضی احسان احمد شجاع آبادی نے کہا کہ مولانا مودودی مسلمانوں کے مختلف فرقوں کو ایک دوسرے کے خلاف الزام تراشیوں سے بھرے ہوئے ہیں ایسے حربوں سے فضا مزید مکدر ہوتی ہے اور ملک کے اعلیٰ مفادات کو نقصان پہنچتا ہے ملت اسلامیہ کے اتحاد میں رخنہ اندازی کی ہر کوشش وطن دشمنی کے مترادف ہے اور اس سے اسلام کے دشمنوں کو شہ ملتی ہے کہ وہ لوگوں کو گمراہ کریں کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ ایسے نازک وقت میں جب کہ دہریت مغربیت عیاشیت اور اخلاقی پسماندگی جیسی طاغوتی طاقتیں اسلامی اقدار کی جڑوں پر پیہم ضربیں لگا رہی ہیں ہم معمولی باتوں پر آپس میں دست و گریبان ہیں قاضی احسان احمد شجاع آبادی نے جماعت اسلامی کے رہنماؤں سے کہا ہے کہ اگر واقعی ملک کے خیر خواہ ہیں تو انہیں تخریبی کارروائیاں چھوڑ کر اپنی سرگرمیوں کو تعمیری کاموں پر مرکوز کرنا چاہیئے ۔

مغربی پاکستان کنونشن مسلم لیگ کے کارکنوں نے لاہور میں اپنے اجلاس میں مطالبہ کیا ہے کہ جماعت اسلامی کے مالی ذرائع کی تحقیقات کرنے اور حسابات کی جانچ پڑتال کرنے کے لئے سرکاری آڈیٹر مقرر کئے جائیں مغربی پاکستان مسلم لیگ کے آرگنائزنگ سیکرٹری سردار محمد صادق نے اجلاس میں یوم انقلاب کے سلسلہ میں منعقد ہوا تھا تقریر کرتے ہوئے حکومت سے جماعت اسلامی کی تحقیقات کرانے کا پر زور مطالبہ کیا ہے آپ نے وزیر داخلہ خان حبیب اللہ خان کے حالیہ بیان کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا ہے کہ جماعت اسلامی کے حسابات کی جانچ پڑتال سے یہ حقیقت لوگوں پر واضح ہو جائیگی کہ یہ پارٹی غیر ملکی امداد و اعانت کے سہارے پاکستان کے خلاف سرگرمیوں میں مصروف ہے ۔

اعلان نکاح

میرے لڑکے عزیز مسعود ریاض ناصر کا نکاح عزیزہ محمودہ شمیم بنت ایم عبد اللطیف صاحب (محمد ...... ریٹائرڈ) کے ہمراہ مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دیالگڑھی مربی جماعت احمدیہ لائل پور نے مورخہ ۲۳ کو بعد از نماز جمعہ مسجد احمدیہ لائل پور میں پڑھا ۔

بزرگان سلسلہ و احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو فریقین کے لئے بابرکت اور مثمر ثمرات بنائے ۔ آمین ۔

(سید کرم شاہ ۔ گوجرہ)

بعض ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

کراچی ۳۱ر اکتوبر۔ بھارت نے مشرقی و مغربی پاکستان کی سرحدوں کے قریب دو جدید ریڈار سٹیشن قائم کئے ہیں۔ ان ریڈار سٹیشنوں کا سامان بھارت کو مغربی طاقتوں سے بھاری فوجی امداد کے تحت ملا ہے۔ غیر معمولی طاقت کے یہ ریڈار اسٹیشن کلکتہ اور پٹیالہ میں قائم کئے گئے ہیں۔ ان سٹیشنوں کی بدولت پاکستان کے دونوں صوبے ایک کھلی کتاب کی طرح بھارت کی نظروں میں رہیں گے۔

سابق وفاقی وزیر الحکومت کے مبصرین نے محسوس کیا ہے کہ مغربی طاقتوں سے ملنے والے فوجی سامان کی بھارت میں تقسیم کئے بارے میں پاکستان نے جن خدشات کا اظہار کیا تھا وہ بالکل درست ثابت ہو رہے ہیں۔ بھارت نے چین کے حملے کا ہوّا کھڑا کر کے اپنے دفاع کو مضبوط بنانے کے بہانے مغربی طاقتوں سے جو اسلحہ حاصل کئے ہیں یا جو فوجی سامان حاصل کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ اس کی تقسیم پاکستان کے لئے خطرناک ہے۔

• راولپنڈی ۳۱ر اکتوبر۔ صدر مملکت فیلڈ مارشل محمد ایوب نے کہا ہے کہ عوام کو پاکستان کی حکومت میں پہلی بار حصہ دار بنایا گیا ہے اس لئے یہ ضروری ہے کہ قومی تعمیر کے میدان میں اُن کی دلچسپی میں اضافہ کرنے کے لئے انہیں مکمل طور پر حالات سے باخبر رکھا جائے۔ آپ صبح بیسک ڈیموکریٹس کانفرنس کے آخری اجلاس میں تقریر کر رہے تھے۔

• راولپنڈی ۳۱ر اکتوبر۔ پاکستان نئی قائم شدہ نیشنل شپنگ کارپوریشن کے لئے چار نئے جہاز حاصل کرے گا۔ اس سلسلے میں یوگوسلاویہ کو آرڈر دے دیا گیا ہے۔ واضح رہے کہ وزارت مواصلات کے سیکرٹری مسٹر مسرت حسین زبیری نے اس سلسلے میں جاپان۔ ہالینڈ۔ جرمنی۔ ڈنمارک یوگوسلاویہ اور اٹلی کے اپنے دورے کے دوران طویل مذاکرات کئے ہیں۔ انہوں نے ان ممالک کے دوران طویل مذاکرات کئے ہیں انہوں نے ان ممالک شپ یارڈ بھی دیکھے تھے

• اوکاڑہ ۳۱ر اکتوبر۔ صوبائی اسمبلی کے مودودی رکن راؤ خورشید علی خان کو کل بار بعد تیزگام ڈبلیو ایکسپریس لاہور سے ملتان جاتے ہوئے اوکاڑہ ریلوے سٹیشن پر گرفتار کر لیا گیا۔ آپ کی گرفتاری قانون تحفظ عامہ کے تحت عمل میں آئی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ گرفتاری کے لئے پولیس کا خاص عملہ لاہور سے لایا گیا تھا۔ اور آپ کو گرفتار کر کے واپس لاہور لے جایا جا چکا ہے۔ آپ کا وارنٹ گرفتاری گزشتہ روز ڈیرہ غازیخاں سے جاری ہوا تھا

• واشنگٹن ۳۱ر اکتوبر۔ امریکی شعبہ اطلاعات کے ایک اعلان کے مطابق امریکہ کے جائنٹ چیفس آف سٹاف کے چیئرمین جنرل میکسویل ٹیلر نے برصغیر پاک و ہند کا دورہ منسوخ نہیں بلکہ ملتوی کیا ہے جنرل ٹیلر اب کسی ایسی تاریخ کو برصغیر کا دورہ کریں گے جو پاکستان اور بھارت کے لئے موزوں ہو گی۔ محکمہ دفاع کے ایک ترجمان نے بتایا ہے کہ جنرل ٹیلر سینٹو کی فوجی کمیٹی کے اجلاس میں شریک نہیں ہو رہے یہ اجلاس ۵ سے ۷ر نومبر تک انقرہ میں ہو رہا ہے۔ جنرل ٹیلر نے واشنگٹن میں غیر معمولی مصروفیت کے باعث اپنا دورہ انقرہ منسوخ کیا ہے۔

• کراچی ۳۱ر اکتوبر۔ صدر ایوب یکم نومبر کو یکم نومبر کو مغربی پاکستان کے وقت کے مطابق سوا آٹھ بجے شب قومی دلچسپی کے امور پر قوم سے خطاب کریں گے۔ بعد ازاں صدر ایوب کی تقریر کا اردو اور بنگالی ترجمہ سنایا جا سکے گا یہ ترجمہ ۲ نومبر کو سوا آٹھ بجے شام بھی سنا جا سکے گا۔

• راولپنڈی ۳۱ر اکتوبر۔ پاکستان کے موجودہ پانچسالہ منصوبے کے لئے ہالینڈ کے ساتھ ایک کروڑ دس لاکھ ڈالر کے جس قرضے کے لئے بات چیت ہو رہی ہے۔ اس کی شرائط کو آخری شکل دے دی گئی ہے۔ بتایا گیا ہے کہ یہ قرضہ پچیس سال کی مدت میں واجب الادا ہو گا۔ اور ادائیگی کے لئے مزید پانچ سال کی مہلت بھی مل سکے گی۔

• لاہور ۳۱ر اکتوبر۔ گورو نانک کے جنم دن کی تقریبات میں شرکت کے لئے مشرقی پنجاب سے قریباً ایکہزار سکھ یاتریوں کا ایک اور جتھہ کل لاہور پہنچا۔ چند گھنٹے یہاں قیام کرنے کے بعد یہ جتھہ ننکانہ صاحب روانہ ہو گیا۔ اس جتھے کی قیادت گوردوارہ پربندھک کمیٹی کے جنرل سیکرٹری گیانی بھندر سنگھ کر رہے تھے۔ ریلوے سٹیشن پر بلدیہ کے شہریوں نے ان کا استقبال کیا اور مشروبات سے یاتریوں کی تواضع کی۔ یاتریوں میں عورتوں اور بچوں کی بھی خاصی تعداد تھی۔

مبلغ نائیجیریا کی مراجعت (بقیہ صفحہ اوّل)

اہل ربوہ نے بہت کثیر تعداد میں ریلوے اسٹیشن پر جمع ہو کر آپ کا استقبال کیا۔ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ و وکیل التبشیر بھی آپ کے استقبال کے لئے تشریف لائے ہوئے تھے۔ احباب نے آپ کو کثرت پھولوں کے ہار پہنائے اور مصافحہ و معانقہ کیا۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرکز سلسلہ میں ان کا آنا مبارک کرے اور خدمت دین کی بیش از پیش توفیق سے نوازے۔ آمین۔

حضرت حافظ سیّد مختار احمد صاحب شاہجہانپوری کی صحت کے بارہ میں اطلاع

بہت سے احباب کی طرف سے حضرت حافظ صاحب کی خدمت میں ان کی صحت کے بارہ میں استفسارات موصول ہو رہے ہیں ان سب کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ گزشتہ دس یوم کے عرصہ میں حضرت حافظ صاحب کو اسہال کی شکایت ہو گئی تھی جس کی وجہ سے منہ کے اندر اور لبوں پر ورم ہو گیا تھا اور ضعف تشویش کی حد تک پہنچ گیا تھا اب اسہال کی شکایت رفع ہو گئی ہے ورم بھی دور ہو چکا ہے بخار جو ہر وقت رہتا تھا اب عصر کے بعد شروع ہو کر صبح ۸ بجے کے قریب اتر جاتا ہے کمزوری ابھی تک بہت ہے وہ احباب کے لئے دعا تو فرماتے رہتے ہیں مگر خطوط کے جواب ابھی نہیں لکھوا سکتے!

احباب سے درخواست ہے کہ حضرت حافظ صاحب کی صحت و سلامتی کے لئے دعا فرمائیں!

(خاکسار سیّد عبد الباسط ربوہ)

فضل عمر جونیئر ماڈل سکول کی سالانہ نمائش

فضل عمر جونیئر ماڈل سکول کی سالانہ نمائش جو سٹاف اور بچوں کی تیار کردہ ملی جلی اشیاء پر مشتمل ہے، مورخہ ۲ر نومبر ۱۹۶۳ء بروز ہفتہ بوقت دس بجے تا چار بجے شام لجنہ اماء اللہ ہال میں لگائی جائے گی۔ نیز ایک اٹ ہی پروگرام بھی پیش کیا جائے گا اور اشیائے خورد و نوش بھی ہوں گی خواتین ربوہ سے درخواست ہے کہ وہ ننھے بچوں کی حوصلہ افزائی فرمائیں اور پروگرام میں شریک ہوں!

(ہیڈ مسٹرس)

ٹیلیفون رکھنے والے احباب جماعت سے درخواست

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بہت سے مقامات میں احباب جماعت کے پاس اپنے ٹیلیفون ہیں ایسے احباب مہربانی فرما کر اپنے ٹیلیفون کے نمبر سے دفتر ہذا کو مطلع فرما دیں۔ اور اگر کسی جگہ احمدی دوست کا خود اپنا ٹیلیفون نہ ہو لیکن اس کے قریب کسی اور دوست کا ٹیلیفون ہو جس پر اطلاع دینے سے فوراً ان کو اطلاع مل سکتی ہو، تو مہربانی فرما کر وہ اس دوست کے نام اور پتہ اور ٹیلیفون نمبر سے دفتر ہذا کو مطلع فرما کر ممنون فرما دیں تاکہ کسی فوری ضرورت کے موقعہ پر اس ٹیلیفون کے ذریعہ ان تک پیغام پہنچایا جا سکے۔ خصوصاً جن امراء ضلع کے پاس اپنا ٹیلیفون نہیں ہے وہ ضرور مطلع فرما دیں۔

(خاکسار عبد الرحمن انور پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

تعلیم الاسلام کالج کی ڈگری فٹ بال ٹیم نے یونیورسٹی سیمی فائنل جیت لیا

مورخہ ۲۸ر اکتوبر کو ربوہ میں یونیورسٹی کی طرف سے فٹ بال کا سیمی فائنل میچ مابین گارڈن کالج راولپنڈی اور ٹی آئی کالج ربوہ کھیلا گیا۔ دونوں ٹیموں نے بہترین کھیل کا مظاہرہ کیا لیکن دوسرے ہاف میں ٹی آئی کالج نے دو گول کر کے سیمی فائنل جیت لیا اور فائنل میچ میں پہنچ گئی ایک گول تو گارڈن کالج کی ٹیم نے تحفۃً دیا جب کہ انہی کے کھلاڑی نے غلطی سے بال کو اپنے ہی گول میں پھینک دیا دوسرا گول کالج کے طالب علم قاسم خان نے کیا میچ کے ختم ہونے تک گارڈن کالج کوئی گول نہ کر سکا۔

یاد رہے کہ گارڈن کالج کی ٹیم گورنمنٹ کالج سرگودھا کی ٹیم کو پانچ گول سے ہرا کر سیمی فائنل میں پہنچی تھی،

(محمد احمد انور۔ ایم اے۔ ڈی پی ای ٹی آئی کالج۔ سپورٹس سیکرٹری)

سوشل سائنسز سوسائٹی ٹی آئی کالج کے عہدیدار

اس سال تعلیم الاسلام کالج ربوہ کی "سوشل سائنسز سوسائٹی" جو اکنامکس، پولیٹیکل سائنس اور شہریت کے طلباء پر مشتمل ہے معرض وجود میں آئی۔ اس سوسائٹی کے نگران محترم شیخ منور شمیم صاحب خالد ایم اے اور محترم چوہدری عزیز احمد صاحب طاہر ایم اے ہیں۔

بتاریخ ۲۳ر اکتوبر ۱۹۶۳ء کو اس سوسائٹی کے ایک خاص اجلاس میں مندرجہ ذیل عہدیداران منتخب ہوئے۔

۱۔ صدر۔ ضیاء الدین صاحب متعلم بی اے فائنل ۲۔ سیکرٹری۔ سید محمد احمد (آف منصوری) متعلم بی اے فائنل ۳۔ جائنٹ سیکرٹری عبد الحمید صاحب چوہدری، ایف اے، ۴۔ اسسٹنٹ سیکرٹری محمد اقبال خان صاحب متعلم ایف اے سال اوّل